سوال

(973) عورتوں کا اسٹائلش بال کٹوانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موقع بموقع عورتوں کے بالوں کے طرح طرح کے اسٹائل نظر آتے ہیں، اور پھر دوسری عورتیں بھی ان کی نقالی شروع کر دیتی ہیں۔ کہیں تو یہ بالکل مردوں کی طرح ہوتے ہیں یا طرح طرح سے ننگے ہوئے ہوتے ہیں، یا انہیں بکھیر بکھیر کر رکھتی ہیں، اور ان اسٹائلوں کے لیے وہ بیوٹی پارلروں میں جاتی ہیں اور اس کے عوض میں وہ سو سو یا ہزار ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ دے آتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"بال" عورت کا حسن و جمال ہیں اور اس سے مطلوب ہے کہ وہ انہیں بنائے سنوارے اور جائز حد تک ان کو خوبصورت بنائے، اور اس سے یہ بھی مطالبہ ہے کہ وہ اپنے بال بڑھائے مگر غیر محرموں سے چھپائے بھی۔ بالخصوص نماز میں حکم ہے کہ:

لا يقبل الله صلاة حائض الا بخمار

"اللہ تعالیٰ کسی جواب عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا ہے۔" (سنن ابي داود، کتاب الصلاة، باب المراة تصلي بغير خمار، حدیث: 641 وسنن ابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب اذا حاضت الجارية لم تصل الا بخمار، حدیث: 655 وسنن الترمذی، ابواب الصلاة، باب لا تقبل صلاة المراة الا بخمار، حدیث: 377، ومسند احمد بن حنبل: 6/218، حدیث: 25876۔)

مگر انہیں کاٹنا یا مردوں کی حجامت کے مشابہ بنانا یا ان کی کیفیت کا بگاڑ دینا یا بلاضرورت رنگنا، یہ باتیں جائز نہیں ہیں۔ ہاں اگر بال سفید ہو جائیں تو ضرور رنگنا چاہئے، مگر کالے نہ کیے جائیں۔ سفید بالوں کو رنگنا شرعا مطلوب ہے۔ مگر ان کے بنانے سنوارنے میں حد سے مبالغہ کرنا اور بیوٹی پارلروں میں جانا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے وہاں کام کرنے والے مرد ہوں یا کافر عورتیں ہوں۔ چاہئے کہ عورت اپنے بال گھر میں خود درست کرے۔ اس میں اس کا پردہ ہے اور لایعنی خرچ سے بچت بھی! (صالح بن فوزان)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 690

محدث فتویٰ